Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰	منگل ۳۰، رجب ۱۴۱۰ھ، ۲۷، تبلیغ ۱۳۶۹ ہش، ۲۷، فروری ۱۹۹۰ء	نمبر ۴۸

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کیلئے خصوصی دعا کی درخواست

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن کامیاب ہو گیا تھا اور پٹی بھی اتر گئی تھی لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ آنکھ میں انفکشن ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے فکر ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ارشاد عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ خوب یاد رکھو کہ عمر کھانے پینے سے لمبی نہیں ہو سکتی بلکہ اس کی اصل راہ وہی ہے جو میں نے بیان کی ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو صرف کھانے پینے کو ہی زندگی کی غرض و غایت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ زندگی کی یہ غرض نہیں۔ سعدی کہتا ہے۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

جب انسان کا ایک اصول ہو جاوے کہ زیستن از بہر خوردن است۔ اس وقت اس کی نظر ذکر پر نہیں رہتی بلکہ وہ دنیا کے کاروبار اور تجارت ہی میں منہمک ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ اور رجوع کا خیال بھی نہیں رہتا۔ اس وقت اس کی زندگی قابلِ قدر وجود نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......یعنی میرا رب تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے۔ اگر تم اس کی بندگی نہ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صد ۱۶۲)

اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ایک جنگ کے لئے باہر تشریف لے گئے، جب آپ واپس آئے تو ایک شخص جس کا بھائی مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا، آپ کے پیچھے پیچھے آیا، تاکہ اسے کوئی موقعہ ملے تو آپ کو قتل کر دے۔ لیکن مدینہ تک اسے کوئی موقعہ نہ ملا۔ جب مدینہ کے قریب آکر فوج مطمئن ہو گئی اور صحابہ کرام آرام کرنے یا کھانا پکانے کیلئے اِدھر اُدھر پھیل گئے تو آپ بھی ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے اور تلوار درخت سے لٹکا دی۔ جب آپ لیٹ گئے تو وہی شخص آیا اور اس نے آپ کی تلوار اٹھا لی اور آپ کو جگا کر کہا کہ بتائیں اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح لیٹے لیٹے نہائت اطمینان اور سکون کے ساتھ فرمایا "اللہ" اس پر اس قدر رعب طاری ہوا۔ کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً وہی تلوار پکڑ لی اور کھڑے ہو گئے اور فرمایا، اب تم بتاؤ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے کہنے لگا آپ ہی رحم کریں تو کریں۔ آپ نے فرمایا، کم بخت میرے منہ سے "اللہ" کا نام سن کر بھی تیرے منہ سے "اللہ" کا لفظ نہ نکلا۔ میں نے "اللہ" کہا تھا، تو بھی "اللہ" کہہ دیتا۔ وہ کہنے لگا، یہ طاقت آپ ہی کی تھی۔ میرے منہ سے تو "اللہ" کا لفظ نہیں نکلتا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ ہی اگر مجھے چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں چنانچہ آپ نے اُسے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی انسان کی کوئی طاقت نہیں، سب سے بڑا وہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱، اکتوبر ۱۹۵۸ء)

خدام کے مطالعہ کیلئے کتاب

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتب کے مطالعہ کے سلسلہ میں ماہ مارچ ۱۹۹۰ء میں حضور کی کتاب "لیکچر سیالکوٹ" مقرر کی گئی ہے۔ خدام سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا توجہ سے مطالعہ کریں اور قائدین کرام مطالعہ کرنے والوں کی معین تعداد سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

بی اے کے امتحان میں
دو احمدی بچیوں کی نمایاں کامیابی

قارئین الفضل کے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہو گا کہ دو احمدی بچیوں نے بلوچستان یونیورسٹی کے بی اے کے امتحان میں طلباء اور طالبات میں اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ راشدہ مرزا بولاس بنت مکرم مرزا منور بیگ صاحب بولاس (کوئٹہ) ۵۷۳ نمبر لے کر اوّل آئی ہیں جبکہ عزیزہ ندرت قیوم بنت مکرم میاں عبدالقیوم صاحب (کوئٹہ) نے ۵۴۱ نمبر لے کر دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بہت مبارک کرے اور انہیں مستقبل میں بیش از بیش توقعات سے نوازے۔

○ مکرم عطاء الرحمان صاحب چغتائی ماڈل ٹاؤن لاہور بندش پیشاب کے عارضے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔

○ مکرم محمد اکرام صاحب کی اہلیہ محترمہ عابدہ خانم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ انگوری باغ سکیم لاہور کے پتہ کا اپریشن مورخہ ۱۷، فروری ۱۹۹۰ء کو شالامار ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔

○ مکرم سلطان محمد صاحب ادریس کارکن نظارت بہشتی مقبرہ کی بچی عزیزہ امتہ الرفیق بعمر ۶ ماہ دل میں سوراخ ہونے کے باعث بیمار ہے۔ اور آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم شیخ افتخار احمد صاحب ابن مکرم شیخ محمد شریف صاحب دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں صحت مند اور عمر پانے والی اولاد عطا کرے جو نیک اور خادم دین ہو۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ ، تبلیغ ۱۳۶۹ ہش ۲۷ ، فروری ۱۹۹۰ء

ترقی اور تکالیف ـــــ توام بھائی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

" جن کو اللہ تعالیٰ دنیا میں تکالیف دیتا ہے اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے دکھ اٹھاتے ہیں اُن دونوں کو خدا تعالیٰ آخرت میں بدلہ دے گا دنیا تو چلنے کا مقام ہے رہنے کا نہیں اگر کوئی شخص سارے سامان خوشی کے دکھتا ہے تو یہ خوشی کا مقام نہیں یہ سب آرام اور دکھ ختم ہونے والے ہیں ، اور اس کے بعد ایک ایسا جہان آنے والا ہے جو دائمی ہے "

اس بات کو سمجھنے کے لئے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کے لئے لازم ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ پر یقین کامل ہو ۔ وہ یہ بھی مانتا ہو کہ اس دنیا کے بعد ایک اور دنیا بھی ہے جہاں انسان کو ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے ۔ اور جہاں اس دنیا کے اعمال کی جزا اور سزا ملے گی ۔ یہ بات تو واضح ہے کہ یہ دنیا جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں عارضی ہے اور آنکھ جھپکتے میں یہ وقفہ ختم ہو جانے والا ہے ، یہاں کے آرام بھی عارضی اور اس کے دکھ بھی عارضی ۔

احمدیہ جماعت گذشتہ سو سال سے خدا تعالیٰ کی خاطر مشکلات میں سے گزرتی رہی ہے اور نہائت بشاشت کے ساتھ ہر دکھ کو برداشت کرتی ہے اور ہر تکلیف کے لئے تیار رہتی ہے ۔ مخالفین بھی ہمہ وقت اسے تنگ کرنے کی سوچتے رہتے ہیں اور ہر وہ بات کر گزرتے ہیں جس سے احمدیہ جماعت کے کسی فرد کو یا کسی ایک جگہ رہنے والے گروہ کو تکلیف پہنچے ۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم میں سے ہر شخص خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرت پر یقین رکھتا ہے ۔ یہ بھی مانتا ہے کہ اس دنیا کے بعد ایک اور دنیا بھی ہے جہاں اسے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے ۔ اور کہ وہاں اس دنیا کے اعمال کی جزا سزا ملے گی ۔ یہی وہ بات ہے جس نے ہمیں تکالیف برداشت کرنے کا حوصلہ عطا کیا ہے ۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں کہ خدائی جماعتوں کے لئے ترقی اور تکالیف اور دکھ توام بھائی ہوتے ہیں ۔ یہ بات ہماری ہمت بڑھاتی ہے اور ہمیں ہر قسم کی مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار رکھتی ہے ۔

میری باتوں سے بھی ہو نالاں تم
میری چُپ سے بھی تلملاتے ہو
میرے دل اور مری زباں پر تم
رات دن قدغنیں لگاتے ہو

ابوالاقبال ـــــــ

اپنے مستقبل سے باتیں کر کے خوش رہتا ہوں مَیں
جو نہ ماضی سے کہا 'مَیں نے' وہ اب کہتا ہوں مَیں

مَیں غمِ دل کی مسرت کو سمیٹوں کس طرح
بکھری بکھری ریت کی رَہ میں پڑا رہتا ہوں مَیں

میرے گھر کو میرا گھر کہنے سے پہلے سوچ لو
وقت کے دھارے پہ پانی کی طرح بہتا ہوں مَیں

مَیں سمجھ پایا نہیں ، راحت ہے کیا ، کیا ہے ملال
ہر خوشی کو بھی ترے غم کی طرح سہتا ہوں مَیں

مَیں ہر اِک محفل میں کہتا ہوں کہ تُو ہے میرا دوست
تُو مری توثیق کر ، یہ بات سچ کہتا ہوں مَیں

کُھل کے آ تُو میرے گھر میں اور مرا مہماں بن
رات کی تاریکیوں میں منتظر رہتا ہوں مَیں

میں نسیم ان کو بتاتا ہی نہیں احوالِ دِل
وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی طرح خوش رہتا ہوں مَیں

نسیم سیفی

کوئی بچہ بھی میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

۱۔ " ایک ایسی جماعت پیدا ہو جانی چاہیئے پاکستان میں جس کا اپنے AGE GROUP کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں جو میٹرک پاس نہیں ہے "

۲۔ " اس سے بھی اہم دعا یہ کریں اپنے رب سے کہ اے خدا ! مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ اگلے سو سال میں ایک ہزار انتہائی غیر معمولی ذہین سائنسدان جماعت احمدیہ کو ملے تُو اس خواہش کو پورا کر "
تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء

۳۔ " مَیں علم کی بڑی چوڑی بنیاد رکھنا چاہتا ہوں ۔ وسعت کے لحاظ سے جب تک وسعت نہیں ہو گی اس وقت تک رفعت بھی نہیں ہو گی ۔ جتنا اونچا مینار لیکر جانا ہو اتنی مضبوط بنیاد رکھی جاتی ہے ۔ ہر بچے کو خواہ وہ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوتا ہے میٹرک پاس ہونا چاہیئے " خطبہ جمعہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۰ء

۴۔ " قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اور اس میں بیان کردہ حقائق پر غور کرنے کیلئے ہمارا ہر بچہ میٹرک ضرور پاس کرے " (خطبہ جمعہ مئی ۱۹۸۱ء)

(مرسلہ مہتمم امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

توبہ کا مسئلہ

بعض لوگ توبہ کے مسئلہ کے متعلق اپنی نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ کھولنے سے بدی کا دروازہ بھی ساتھ ہی کھل جاتا ہے۔ اور بجائے اخلاق میں ترقی کرنے کے انسان بداخلاقی کے ارتکاب پر اور بھی دلیر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا اور خدا سے صلح کر لوں گا۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط اور توبہ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا کا خیال کبھی ایک عقلمند انسان کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے کیا معلوم ہے کہ میں کب مروں گا اگر اچانک موت آ جائے تو توبہ کس وقت کرے گا۔ علاوہ ازیں توبہ کی حقیقت کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ توبہ کوئی آسان امر نہیں اور نہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ جب چاہے اپنی مرضی سے توبہ کر لے کیونکہ توبہ اس عظیم الشان تغیر کا نام ہے جو انسان کے قلب کے اندر پیدا ہو کر اس کو بالکل گداز کر دیتا اور اس کی ماہیت کو ہی بدل ڈالتا ہے۔ توبہ کے معنے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے اپنے پچھلے گناہوں پر شدید ندامت کا اظہار کرنے اور آئندہ کے لئے پورے طور پر خدا تعالیٰ سے صلح کر لینے اور اپنی اصلاح کا پختہ عہد کر لینے کے ہیں۔ اب یہ حالت یکدم کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ حالت تو ایک لمبی کوشش اور محنت کے نتیجے میں پیدا ہو گی۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر یکدم بھی پیدا ہو سکتی ہے مگر جب بھی ایسا ہو گا کسی عظیم الشان تغیر کی وجہ سے ہو گا جو آتش فشاں مادے کی طرح اس کی ہستی کو ہی بالکل بدل دے۔ اور ایسے تغیرات بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہیں۔ پس توبہ کی وجہ سے کوئی شخص گناہ پر دلیر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ توبہ اصلاح کا حقیقی علاج اور مایوسی کو دور کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے جو انسان کو کوشش اور ہمت پر اکساتا ہے۔ اور یہ دھوکہ کہ توبہ گناہ پر اکساتی ہے محض عربی زبان کی ناواقفیت اور اس خیال کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے کہ توبہ اس امر کا نام ہے کہ انسان کہہ دے کہ یا اللہ میرے گناہ معاف کر۔ حالانکہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کا نام توبہ نہیں بلکہ استغفار ہے۔ توبہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کو نہیں کہتے بلکہ گناہوں کی معافی سچی توبہ کا صحیح نتیجہ ہوتا ہے۔ اور اس دروازے کو کھول کر دین حق نے انسانی روح کو مایوسی کا شکار ہونے سے بچا لیا ہے۔ بلکہ اس کیلئے لامتناہی ترقیات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ کیونکہ جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس کے لئے ترقی کا دروازہ کھلا ہے اور وہ بھی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے تو وہ ہمت نہیں ہارتا اور اپنی اصلاح کی فکر میں لگا رہتا ہے اور آخر وہ اس مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس کی روح ہر قسم کی سفلی آلائشوں سے پاک ہو کر عالم بالا کی طرف پرواز کرنے لگتی ہے۔

قرآن کریم کی قرأت

ایک مشہور عربی ادیب نے لکھا ہے کہ ایک بادشاہ تھا جس نے اپنے دربار میں ایک ایسے شخص کو وزارت کا عہدہ سپرد کیا ہوا تھا جو اپنے لہجہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے "ر" نہیں بول سکتا تھا۔ مگر بادشاہ کو اس کے اس نقص کا کوئی علم نہیں تھا۔ ایک دفعہ کسی نے بادشاہ کے پاس شکایت کی کہ آپ نے فلاں شخص کو اپنا وزیر مقرر کیا ہوا ہے مگر اس کی تو یہ حالت ہے کہ وہ "ر" بھی نہیں بول سکتا۔ اور اگر کوئی ایسا لفظ اسے بولنا پڑے جس میں "ر" آتی ہو تو "ر" کی جگہ "ل" پڑھ دیتا ہے۔

بادشاہ نے کہا مجھے تو اس کے اس نقص کا کوئی علم نہیں۔ لیکن چونکہ تم نے شکایت کی ہے اس لئے اب میں اس کا امتحان ضرور لوں گا۔ اور دیکھوں گا کہ تمہاری بات کہاں تک درست ہے۔ چنانچہ اس نے وزیر کو بلوایا اور اسے حکم دیا کہ اپنے سیکرٹری کو یہ آرڈر لکھواؤ

امر امیر الامراء ان یحصر البر فی الطریق لیشرب من الصادر والوارد۔ یعنی

شہنشاہ نے حکم دیا ہے کہ شاہی راستہ پر ایک کنواں کھودا جائے۔ تا کہ سب آنے اور جانے والے اس سے فائدہ اٹھا سکیں یہ فقرہ ایسا تھا جس میں اس نے تمام ایسے الفاظ جمع کر دیئے تھے۔ جن میں "ر" آتی ہے لیکن وہ وزیر بڑا عالم اور ہوشیار تھا۔ اس نے یہ حکم سنتے ہی فوراً اپنے سیکرٹری سے کہا۔ کہ لکھو حکم حاکم الحکام ان یقلب القلیب فی السبیل لینتفع منہ الساد ی والبادی یعنی تمام حکام کے حاکم اور سردار نے حکم دیا ہے کہ سبیل میں جو طریق کا ہم معنیٰ تھا اور اس میں "ر" نہیں آتی تھی ایک قلیب کھودا جائے جو بیر کا ہم معنیٰ ہے۔ اور اس میں بھی ر نہیں آتی بلکہ ل آتا ہے۔ تا کہ اس سے سادی اور بادی یعنی شہر میں آنے والے اور شہر سے جانے والے سب فائدہ اٹھا سکیں اس جگہ بھی اس نے صادر اور وارد کی جگہ ایسے الفاظ استعمال کئے جو انہی الفاظ کے ہم معنیٰ تھے مگر ان میں بھی "ر" نہیں آتی تھی۔ بادشاہ اس کی اس ہوشیاری سے بہت متاثر ہوا۔ اور اس نے شکایت کرنے والے سے کہا کہ تم نے تو اس لئے شکایت کی تھی کہ میں اسے اس عہدے سے برطرف کر دوں۔ مگر میری نگاہ میں تو اس کا درجہ اور بھی بڑھ گیا ہے کیونکہ میری زبان سے سنتے ہی اس نے میرے فقرے کو فوراً ایسے الفاظ میں بدل دیا جو مفہوم کے لحاظ سے میرے الفاظ کے عین مطابق تھے اور ان میں "ر" بھی نہیں آتی تھی۔ اس بات نے تو ثابت کر دیا ہے کہ یہ شخص بڑا عالم ہے اور مجھے اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ اس مثال سے یہ بات آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے کہ جس طرح وہ وزیر "ر" نہیں بول سکتا تھا۔ بلکہ "ر" کی بجائے "ل" بولنے پر مجبور تھا۔

اسی طرح عرب کے مختلف قبائل میں لب و لہجہ کا اختلاف پایا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے بعض لوگ بعض حروف کو پوری طرح ادا نہیں کر سکتے تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قرأتوں میں قرآن کریم کی تلاوت کی اجازت دے کر ان تمام اختلافات کو مٹا دیا۔ اس طرح قرآن کریم ایک عالمگیر کتاب بن گئی۔ جس کو مختلف لہجہ رکھنے والے عرب بھی آسانی سے پڑھ سکتے تھے۔ اور وہ کہہ سکتے تھے کہ یہ کتاب ہماری زبان میں ہی نازل ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاقرؤا ماتیسر منہ یعنی جو طریق تم پر آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔ اگر ان حروف کے بدلنے یا زیر زبر کے بدلنے سے ان کے معانی میں فرق پڑتا تو آپ یہ کیوں فرماتے کہ جس طریق سے تمہیں پڑھنا آسان ہو اس طریق پر پڑھو لو یہ فقرہ صاف بتاتا ہے کہ قراتوں کا تعلق صرف تلفظ کے ساتھ ہے۔ معنیٰ کے ساتھ نہیں۔ اور اگر کسی جگہ تلفظ سے کوئی وسعت بھی پیدا ہوتی ہے۔ تو اصل معنوں میں فرق نہیں پڑتا۔ اصل حکم وہی رہتا ہے جو قرآن کریم دینا چاہتا ہے۔

تلقین عمل

خدام الاحمدیہ کے متعلق حضور نے فرمایا۔ ہر جگہ ان کا یہ کام ہو گا وہ سلسلے کا لٹریچر پڑھیں۔ نوجوانوں کو دینی اسباق دیں۔ مثلاً صبح کے وقت یا کسی اور وقت ایک دوسرے کو پڑھایا جائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابیں پڑھنے کیلئے کہا جائے اور پھر ان کا امتحان لیا جائے۔ اسی طرح وہ خدمت خلق کے کام کریں اور خدمت خلق کے کام میں یہ ضروری نہیں کہ اپنے ہی مذہب کے غریبوں اور مسکینوں اور بیواؤں کی خبر گیری کی جائے بلکہ اگر ایک ہندو یا سکھ یا عیسائی یا کسی اور مذہب کا پیرو کسی دکھ میں مبتلا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اسکے دکھ کو دور کرنے میں حصہ لو۔ کہیں جلسے ہوں تو اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کر دو میں نے اسی قسم کے مقاصد کے لئے احمدیہ نیشنل لیگ کور قائم کرنے کی اجازت دی تھی مگر مجھے افسوس ہے کہ اسکا بہت سا وقت لیفٹ اور رائٹ میں ہی خرچ ہو گیا۔ وہ اپنے دائیں اور بائیں تو دیکھتے رہے۔ مگر انہوں نے اپنے سامنے کبھی نہ دیکھا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ انہوں نے اسوقت تک کوئی مفید کام نہیں کیا۔ انہوں نے بھی بعض مفید کام کئے ہیں خصوصاً جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اور دوسرے اجتماعوں کے موقعہ پر ان کا جو انتظام ہوتا ہے وہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ مگر قواعد کرنے کے علاوہ یا بعض جسمانی خدمات کے علاوہ میں جن کاموں کی ان سے امید رکھتا تھا۔ وہ پورا نہیں ہوا۔ میرے پاس لیگ کور قواعد کرانے والے افسروں نے اپنے کام کی فہرست پیش کی ہے کہ وہ فلاں فلاں کام کرتے رہے ہیں۔ میں خطبے میں ان کے کام کے اس حصے کا خود ہی اعتراف کر چکا ہوں۔ میرا اظہار خیال قواعد سکھانے والوں کے مطابق نہیں۔ انہوں نے باقاعدگی سے کام کیا ہے اور اس کا مجھے اعتراف ہے جو شکوہ میں نے کیا ہے وہ لیگ کا ہے کہ دوسری اغراض جو علاوہ قواعد کے تھیں وہ انہوں نے باوجود درجنوں دفعہ مجھ سے مشورہ لینے کے پوری نہیں کیں۔ بہر حال میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب - امریکہ

بیت الذکر المظفر - (ڈیٹرائٹ، امریکہ)

ڈیٹرائٹ امریکہ کی ریاست مشی گن کا ایک بہت بڑا اور مشہور شہر ہے۔ اس شہر اور ملحقہ محلہ جات کا کل رقبہ ۱۳۶ مربع میل ہے۔ آبادی دس لاکھ ۹۰ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ اس عظیم شہر میں نو TV سٹیشن اور سینتیس ریڈیو سٹیشن ہیں۔

انتالیس ہسپتال اور تیرہ یونیورسٹیاں ہیں اس شہر کی شہرت جنرل موٹر کمپنی - فورڈ موٹر کمپنی اور کرائسلرز موٹر کمپنی کے ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے ہے۔ ان کمپنیوں کے ذریعہ سالانہ ۹ ملین کی تعداد میں کاریں اور ٹرک تیار ہوتے ہیں۔

اس شہر میں بفضل خدا اس وقت ایک مضبوط اور فعال احمدیہ جماعت قائم ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلا احمدی ڈیٹرائٹ میں کلیولینڈ سے یہاں آکر آباد ہوا ان کا نام ابوالفضل تھا۔ ۱۹۷۶ء تک جماعت کے صدر رہے۔ ان کی اہلیہ سسٹر نعیمہ تھیں۔ مکرم ابوالفضل صاحب کے فوت ہونے کے بعد مکرم عبدالعلیم صاحب جو علم نجوم میں خاص شغف رکھتے ہیں اس وقت ان کی عمر ۷۰ سال کے قریب ہے۔ ابوالفضل کی بیوہ سسٹر نعیمہ سے انہوں نے شادی کر لی۔ اس وقت سینئر احمدی عمر کے لحاظ سے سسٹر نعیمہ ہیں جن کی عمر اسی برس ہے۔ چاق و چوبند۔ ذہنی لحاظ سے ہوشیار گفتگو میں پوری صحت مندی اور سلامت پائی جاتی ہے۔ اور وسیع معلومات رکھتی ہیں۔

جب بھی گزشتہ چند سالوں میں خاکسار کو ڈیٹرائٹ جانے کا موقع ملا۔ برادر عبدالعلیم صاحب اور سسٹر نعیمہ اپنے مکان پر بلاتے۔ باقاعدہ نماز باجماعت کا انتظام کرتیں اور بعض اوقات افرو امریکن برادرز کو بلا کر مجلس کا بھی انتظام ہر دو میاں بیوی اہتمام سے کرتے۔ کچھ عرصہ جماعت کے احباب ان کے ہاں جمعہ کی نماز بھی ادا کرتے رہے۔ اور سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر یوسف خان صاحب تقسیم ہندوستان سے قبل یہاں تشریف لائے اور دعوت الی اللہ کے کام میں منہمک رہے۔

اس دفعہ مورخہ ۹ نومبر خاکسار ڈیٹرائٹ میں سیرۃ النبیؐ کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے گیا تو معلوم ہوا کہ سسٹر نعیمہ چوٹ لگنے کے باعث بیمار ہیں اور ہنری فورڈ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ خاکسار نے ڈیٹرائٹ پہنچنے پر برادرم مکرم ناصر ملک صاحب صدر جماعت سے تاکیداً کہا کہ پروگرام میں محترمہ سسٹر نعیمہ کی عیادت کا وقت ضرور رکھیں۔ چنانچہ مورخہ ۱۰ ستمبر جمعہ کے دن بعد نماز عصر برادرم عبدالعلیم صاحب مکرم ناصر ملک صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کے ہمراہ خاکسار سسٹر نعیمہ کی بیمار پرسی کے لئے ہسپتال گیا جونہی ان کے کمرہ میں داخل ہوا خاکسار کو دیکھ کر بے حد خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ بیماری کی کیفیت دریافت کی دعا کی اور تسلی آمیز گفتگو کی۔ خاکسار نے نوٹ کیا کہ باوجود بڑی عمر کے۔ بیمار ہونے کے گفتگو حسب سابق بہت مدلل۔ معقول اور چست - کچھ پرانی اور ابتدائی زمانہ کی باتیں خاکسار کو بتاتی رہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی۔ احمدیت کا رشتہ کیسا پیارا رشتہ اور مضبوط رشتہ ہے۔ قومیت الگ رنگت الگ۔ ماحول الگ مگر احمدیت کا رشتہ ایسا کہ بہت دلکش منظر مختلف اقوام میں باہم بھائی چارہ کا پیش کرتا ہے۔

حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لئے ایک خاص منصوبہ تجویز فرمایا تھا کہ پانچ اہم مراکز قائم کئے جائیں ان میں سے ایک ڈیٹرائٹ بھی تھا۔ ڈیٹرائٹ کے ایک ملحقہ علاقہ TROY میں ۱۹۸۵ء میں خاکسار کے اس ملک میں آنے کے بعد سات ایکڑ کا رقبہ ایک عمدہ آبادی کے ماحول میں خریدا گیا۔ ایک لاکھ ۶۵ ہزار ڈالر سے جس میں ۴۰ ہزار ڈالر سابقہ مالک نے عطیہ دیا۔ اور جماعت امریکہ کے مرکزی فنڈ سے جو حضور ایدہ اللہ کی تحریک سے قائم کیا گیا ہے بقیہ ایک لاکھ پچیس ہزار ڈالر ادا کئے گئے۔ ۱۹۸۷ء میں حضور ایدہ اللہ امریکہ کے دورہ پر تشریف لائے تو ڈیٹرائٹ کو بھی اپنی تشریف آوری سے نوازا۔ اور اس وسیع قطعہ میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضور کی ہدایت پر نقشہ تیار ہو چکا ہے اور منظوری عطاء فرما دی ہے۔ علاقہ کی کونسل نے یہاں بیت الذکر بنانے کی اجازت بھی دے دی ہے۔ مناسب وقت پر تعمیر کا کام شروع ہوگا۔

اس سے قبل ڈیٹرائٹ کی جماعت نے اپنی دینی - جماعتی ضرورتوں اور عبادت کے لئے DOWN TOWN میں ایک عمارت خریدی تھی۔ نو ہزار ڈالر میں تین ہزار ڈالر DOWN PAYMENT کے طور پر جماعت نے دیئے بقیہ رقم پچھتر ڈالر ماہوار قسط ادا کرنے پر معاہدہ ہوا۔ یہ عمارت اگرچہ معمولی حیثیت کی تھی۔ جماعت گزارا کرتی رہی۔ اگست ۱۹۸۳ء میں جماعت امریکہ نے سالانہ کنونشن کے انعقاد کا انتظام ڈیٹرائٹ میں کیا۔

۱۲، ۱۳، ۱۴ اگست کی تاریخیں مقرر ہو چکی تھیں کہ چار دن پہلے جماعت کے مخالفین نے سازش تیار کی اور مقامی باشندوں میں سے بعض کو انگیخت کی۔ کافی لالچ بھی دیا۔ اور دو افرو امریکن معاندین نے خصوصی پارٹ PLAY کیا۔ پیر مورخہ ۸ اگست کو مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کے مکان پہ گئے اور بہانہ یہ کہ انہیں احمدیت کے متعلق بتایا جائے اور ضروری معلومات مہیا کی جائیں۔ کچھ دیر بیٹھے اور جب ڈاکٹر صاحب کے گھر سے باہر جانے لگے اور ڈاکٹر صاحب انہیں رخصت کر کے واپس گھر داخل ہوئے تو ان ظالموں نے پیچھے سے گولی چلا کر ڈاکٹر صاحب کو قتل کر دیا۔ آناً فاناً خبر پھیل گئی یہ سوموار کا دن تھا۔ محترم ڈاکٹر مظفر صاحب جماعت کے بہت مستعد۔ مخلص اور دعوت الی اللہ کا خاص جذبہ رکھنے والے شیدائی اور فدائی احمدی تھے۔ قائد بھی تھے اور سیکرٹری بھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ڈیٹرائٹ کے احمدی دوستوں بالخصوص نوجوانوں کو جنہوں نے کمر ہمت کس لی باوجود حالات کے ناسازگار ہونے اور خطرات کے ہجوم کے فیصلہ کیا کہ جلی ہوئی عمارت کو از سر نو ٹھیک کریں۔ اور اس کی موزوں تعمیر کریں۔ نہایت باقاعدگی سے ہر ہفتہ کے دن اور اتوار کو جبکہ یہاں رخصت ہوتی ہے نوجوانوں کی ایک ٹیم نے اپنے آپ کو وقف کر رکھا۔ راجوں کا کام۔ ترکھانوں کا کام الیکٹرک کا کام PLUMBING کا کام اس قسم کے سارے کام آہستہ آہستہ خاص PLAN کے مطابق لگاتار دو تین سال تک کرتے رہے۔ خاکسار نے بھی اپنے دوروں کے دوران ان عزیز نوجوانوں کو وقار عمل کرتے دیکھا۔ اور دل مسرور ہوا۔ علاوہ نوجوانوں کے جماعت کے بڑے اور عمر رسیدہ بھی وقتاً فوقتاً شوق و ذوق سے وقار عمل میں شامل ہوتے رہے۔ ہمارے محترم افرو امریکن بھائی عبدالعلیم صاحب ۷۰ سال کی عمر کے پیٹے میں ہونے کے باوجود عزیز لئیق احمد صاحب بٹ جن کی نگرانی میں یہ کام آخر تک ہوا - نے ان کے متعلق بتایا کہ بڑے استقلال کے ساتھ نوجوانوں کے ساتھ وقار عمل میں شامل ہوتے رہے۔ اور اسی طرح دوسرے افرو امریکن بھائی عبدالوہاب صاحب - جس ٹیم نے اتنے لمبے عرصہ تک وقار عمل کا سلسلہ جاری رکھا ان میں اطفال بھی شامل ہوتے رہے۔ انصار نے بھی گہری دلچسپی لی۔ ہمارے معزز ڈاکٹروں نے انجینئروں نے اور دوسرے معزز افراد نے مل کر نوجوانوں کی ٹیم کے ساتھ گزشتہ تین چار سال تک لگاتار اس بیت الذکر کی تعمیر کی تکمیل میں اپنے آپ کو مصروف رکھا جماعت ڈیٹرائٹ کی خواتین نے بھی دلچسپی لی۔ کام کرنے والوں کو کھانا وغیرہ مہیا کرتی رہیں۔ کبھی گھروں سے پکا کر لے جاتیں رہیں۔ اور کبھی وقار عمل کی جگہ پہ۔

اس دفعہ ۱۰، ۱۱ نومبر کو خاکسار نے ڈیٹرائٹ کے دورہ میں جب اس عمارت کو دیکھا تو بے حد خوشگوار حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔ نہایت صاف ستھری۔ تمام ضرورتیں مہیا اعلیٰ درجہ کی CARPETTING دیدہ زیب PAINTING اور عورتوں کے لئے بیت الذکر کی عمارت جو اصل تھی اس کے اوپر ایک وسیع کمرہ تعمیر کر دیا گیا۔ اور ہر طرح سے قابل استعمال۔ دیگر ضروریات کے لئے انتظامات۔ ہر چیز جو نظر آئی صاف ستھری جمعہ کی نماز ۱۰ نومبر کو یہاں ادا کی۔ نیچے کی منزل میں مرد اور اوپر کے کمرہ میں خواتین۔ جماعت کے سب مرد اور بچے اور خواتین کا ایک ہجوم تھا۔ ابتداء میں کچھ دن ایک ٹھیکیدار کو کام دیا مگر پھر جماعت نے یہی فیصلہ کیا اور نوجوانوں نے پورا پورا ساتھ دیا۔ کہ سارا کام خود وقار عمل کے ذریعہ کریں گے۔ جماعت کے مختلف افراد اور گھرانوں نے ضروری سامان عطیہ کے طور پر دیا۔ کسی نے فریج - کسی نے کارپٹ - کسی نے گھڑی کسی نے چولہا کسی نے باورچی خانہ کا سامان مائیکرو ویو - جماعت کے صدر مکرم ناصر ملک صاحب اور عزیز لئیق صاحب بٹ اور بعض عزیز خواتین نے مجھے بتایا کہ جس بہن اور بھائی سے جس چیز کے لئے کہا انہوں نے خوشی سے بھجوا دی۔

تعمیر کے سارے کام اور اشیاء اور کام کرنے والوں کے وقت کا اگر خرچ کے لحاظ سے اندازہ لگایا جائے تو جیسا کہ دوستوں نے بتایا ۷۵ ہزار ڈالر کا خرچ تھا مگر وقار عمل اور دوستوں کی خاص طور پر وقت کی مستقل قربانی کی وجہ سے صرف ۳۰ ہزار ڈالر کا خرچ ہوا۔ اور اس بیت الذکر کی عمارت تکمیل کو پہنچی۔

اس خرچ کے لئے محترمہ بہن آسیہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر محمد ارشد چوہدری

تعلیم انسان || حصولِ علم میں زبان کی کلیدی حیثیت

زبان حصول علم کے لئے صرف اہم ہی نہیں۔ بلکہ زبان کے بغیر حصولِ علم کا تصوّر بھی ممکن نہیں ہے۔ زبان بطور ذریعہ تعلیم چار پہلو رکھتی ہے۔ بولنا سننا۔ پڑھنا اور لکھنا۔ جس حد تک ایک طالب علم کو زبان کے ان چاروں پہلوؤں پر عبور حاصل ہوتا جائے گا اسی حد تک اس کی تعلیم مؤثر ہوتی جائے گی۔ اور جس حد تک زبان کے ان چاروں پہلوؤں کی تکمیل میں کمی ہوگی۔ اسی حد تک حصول علم کا عمل بھی غیر مؤثر اور کمزور ہوتا جائے گا۔ مثلاً اُردو زبان کے سیکھنے میں اگر کمی رہ گئی ہے تو اس کمی کا اثر ہر شعبہ زندگی پر برابر پڑے گا۔ تاریخ کی کتاب پڑھنے میں بھی ویسی ہی دقت پیش آئیگی جیسی کہ معاشیات کے کتب کے مطالعہ میں۔ ریاضیات کو سمجھنا بھی اسی قدر مشکل ہوگا۔ جس قدر کہ حیوانیات کو۔ وغیرہ۔

غرضیکہ علمِ زبان کو حصول علم میں ایک منفرد اور کلیدی مقام حاصل ہے بالکل اسی طرح جس طرح کہ ایک کاریگر اپنے اوزاروں کے بغیر اپنے ہنر اور اس کی خوبصورتی کا اظہار کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ اور باوجود ہنرمند اور ماہرفن ہونے کے وہ اپنے فنی تخلیقی اور فکری نظریات اور احساسات کے عملی شکل میں اظہار کے لئے اپنے اوزار کا محتاج ہوتا ہے۔ بعینہٖ ایک ایسا شخص جسے قدرت نے فکری بلندی سے تو نوازا ہو۔ لیکن اس کے پاس وہ زبان نہ ہو۔ جس سے وہ اپنی کاوشِ فکری کو عملی جامہ پہنا سکے۔ تو ایسا شخص بھی باوجود غیر مکمل اور محتاج ہوتا ہے۔

زبان بطور ذریعہ تعلیم

زبان کی ایک حیثیت تو محض زبان کی ہوتی ہے یعنی اگر صرف بولنا اور سننا ہی آجائے۔ اور لکھنا اور پڑھنا نہ بھی آئے۔ تب بھی ایک حد تک حصول علم میں کامیابی ممکن ہوتی ہے۔ لیکن زبان کی اصل حیثیت اس کا ذریعہ تعلیم ہونا ہوتا ہے۔ زبان بحیثیت زبان اور زبان بحیثیت ذریعہ تعلیم دو الگ الگ اشیاء ہیں۔ ہر زبان میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ ذریعہ تعلیم بن سکے۔ کسی زبان کے ذریعہ تعلیم بننے کی صلاحیت کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے۔ کہ وہ زبان کہاں پر پیدا ہوئی۔ اس کا بچپن کیسا تھا۔ اس کی جوانی کس ماحول میں پروان چڑھی اور اس کا بڑھاپا کہاں اور کن حالات میں گذرا۔ اور اسے زندگی بھر کس کس نوعیت کے تجربات سے گذرنا پڑا۔ وغیرہ۔ مثلاً اُردو زبان ہندوستان میں پیدا ہوئی۔ اور اس وقت پیدا ہوئی۔ جبکہ ہندوستان کا عمومی ماحول غیر علمی اور غیر سائنسی تھا۔ سیاسی لحاظ سے مرکزیت ملک سے عملاً اٹھ چکی تھی۔ نواب بادشاہ بن چکے تھے۔ اور ہندوستان فی الواقعہ سینکڑوں ہندوستانوں میں بٹ چکا تھا۔ ان حالات میں بیچاری اردو کے لئے نوابوں کے ٹکڑوں پر پلنے کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔ چنانچہ شروع ہی سے اردو زبان۔ بے جا تعریفوں۔ خوشامدی سہروں۔ مبالغہ آرائیوں سے گھری رہی۔ جس اہلِ زبان نے بھی حقیقت پسندی کا اظہار کرنے کی کوشش کی۔ اسی کا وظیفہ بند کر دیا گیا۔ اور اسے طرح طرح کی صعوبتوں سے دوچار کر دیا گیا۔ اس قسم کا بچپن گذارنے کے بعد جب اردو جوان ہوئی۔ تو اس وقت تک "کمپنی بہادر" ہندوستان میں وارد ہو چکی تھی۔ "کمپنی بہادر" کو اردو کی یہ ادائیں بے حد پسند آئیں۔ اور اس نے "انگریز" کو یہ حکم دیا کہ۔ کہ اردو کی ان اداؤں کی پوری پوری حوصلہ افزائی کی جائے۔ چنانچہ جوں جوں انگریز کے پاؤں ہندوستان میں جمتے چلے گئے۔ توں توں اردو زبان بھی اپنی خوشامدانہ اداؤں میں کمال حاصل کرتی چلی گئی۔ اور پھر جب انگریز رخصت ہوا۔ تو اردو زبان کی عادات پختہ ہو چکی تھیں۔ اور ان میں تبدیلی کا وقت گذر چکا تھا۔ چنانچہ انگریز کے رخصت ہونے کے بعد اردو زبان جملہ علوم میں سے صرف خوشامد اور مبالغہ ہی جذب کر سکی۔ دیگر علوم کو جذب کرنے کی صلاحیت اس میں سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔

اور اگر کوئی شخص میرے اس تجزئیے کو غلط سمجھتا ہے تو اس کے لئے صرف اسی قدر کافی ہے۔ کہ وہ اردو زبان میں لکھی گئی نصابی کتب کو ایک نظر سے ہی دیکھ لے۔ کہ اردو زبان ان علوم کو جذب کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوئی ہے۔ ابھی تک ہم نے بالعموم ثانوی تعلیم کی سطح سے بالاتر علوم کو اردو میں ڈھالنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ میٹرک تک کی نصابی کتب کو اردو میں لکھنے کی جو کوشش کی گئی ہے۔ اس کی حالت یہ ہے کہ۔ کہ نہ تو وہ انگریزی ہی ہے۔ اور نہ ہی اردو۔ بلکہ وہ کوئی اور ہی زبان ہے۔ جسے شائد "اُدوگریزی" کہنا مناسب ہوگا۔ اور اس بات پر تو سبھی ماہرین تعلیم کا اتفاق ہے۔ کہ اعلیٰ تعلیم از قسم میڈیسن اور انجینئرنگ وغیرہ کو تو اردو میں لانا اگر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل امر ضرور ہے۔ پھر جو نئے نئے علوم ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ بھی انگریزی۔ فرانسیسی اور جاپانی زبانوں وغیرہ میں پیدا ہو رہے ہیں۔ ہم کب تک ان کے ترجمے کرتے رہیں گے بلکہ ہمارے لئے تو یہ بھی ممکن نہیں کہ جو علوم گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ ان کا ترجمہ بھی بروقت کر سکیں۔ کیونکہ وہ علوم تو ہم تک پہنچنے میں ہی کئی کئی سال لیتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر زبان۔ موجودہ بین الاقوامی حالات کے پیش نظر ذریعہ تعلیم بننے کی اہل نہیں ہوتی۔ چنانچہ اردو زبان کا بھی یہی حال ہے۔

چونکہ جملہ علوم جدیدہ بشمول ان ایجادات اور دریافتوں کے جن علوم کے نتائج کے طور پر دنیا میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ بوجہ ہماری تاریخی معاشی، معاشرتی۔ اور دیگر مجبوریوں کے۔ ایسے ممالک میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اور پرورش پا رہے ہیں۔ کہ جن کی زبان اردو نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری صورت حال ان دو ممکنات سے خالی نہیں ہے۔ کہ یا تو ہم ان علوم کے حصول سے ہی دست بردار ہو جائیں۔ اور ان علوم کو اپنانے کی سعی ہی کلیتاً ترک کر دیں۔ یا پھر وہ زبانیں اپنائیں جن کے ذریعے سے ہم یہ علوم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جن کو عرف عام میں بین الاقوامی زبانیں کہا جاتا ہے۔ ان بین الاقوامی زبانوں میں انگریزی زبان سرفہرست ہے۔ انگریزی زبان کو اپنائے بغیر موجودہ ملکی اور بین الاقوامی حالات کے پیش نظر۔ ہمارے لئے اعلیٰ تعلیم کا حصول ممکن نہیں ہے۔ اور نہ ہی مستقبل قریب میں اس بات کا امکان موجود ہے۔ کہ ہم اس زبان سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔

انگریزی زبان بطور ذریعہ تعلیم

میری اس بحث سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے۔ کہ اردو زبان کو بطور زبان کے بھی ترک کر دیا جائے۔ بلکہ میری مراد درحقیقت یہ ہے۔ کہ اردو زبان کی تدریس کو بھی پہلے سے زیادہ بہتر اور مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ لیکن خدا را اسے زبان بطور زبان کے تو ضرور سکھائیے۔ لیکن اسے وہ کام ہرگز تفویض نہ کیجئے جس کی وہ اہل ہی نہیں ہے۔ موجودہ صورتِ حال یہ ہے۔ کہ میٹرک تک تو کوئی طالبعلم انگریزی زبان نہ بول سکتا ہے۔ نہ لکھ سکتا ہے۔ نہ ہی عملاً اسے پڑھ سکتا ہے۔ اور نہ ہی اسے سن کر سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ لیکن یکایک اور راتوں رات گیارہویں کلاس میں داخل ہوتے ہی انگریزی زبان میں لکھی ہوئی کتب اس کے ہاتھوں میں تھما دی جاتی ہیں۔ اور اس سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ انہیں گہرائی اور گیرائی میں مطالعہ کر کے اپنے فکری عمل کے دائرہ کار میں لے آئے۔ کیا ہم اردو زبان کے متعلق بھی یہی رویہ اختیار کر سکتے ہیں! کہ اردو زبان سکھائے بغیر طالب علم سے یہ توقع رکھیں۔ کہ وہ اردو زبان میں لکھی گئی ہر نوع کی کتب کا نہ صرف مطالعہ کرنے کا اہل ہو بلکہ ان سے فکری نتائج اخذ کرنے کا ملکہ بھی رکھتا ہو۔ یہ تو صریحاً قانون قدرت اور فطرت انسانی سے ٹکراؤ ہے۔ اسے شاید ایک فقرے میں کچھ یوں ادا کیا جا سکتا ہے کہ۔ "اسے زبان تو نہیں آتی۔ لیکن وہ زبان کا ماہر ہے!" اگر یہ بیان منطقی طور پر صحیح ہے۔ تو پھر شائد یہ بات بھی صحیح ہو۔ کہ انگریزی زبان سیکھے بغیر انگریزی زبان میں لکھی گئی کتب۔ از قسم فلسفہ۔ تاریخ۔ طبیعات۔ کیمیا۔ اقتصادیات

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر منصور احمد بھٹی

بے خوابی کا علاج

بذریعہ ہومیوپیتھک طریق علاج

بے خوابی کی کئی وجوہات ہیں مثلاً ذہنی پریشانیاں تفکرات وغیرہ یا کام کاج نہ کرنا دن کو سوئے رہنا اور رات کو بے خوابی کی شکایت کرنا وغیرہ اپنے آپ کو پرسکون رکھیے ہر قسم کے خیالات سے پاک ہو کر پانچ وقت نماز پڑھیے اور پریشانیوں سے نجات کے لئے اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ اور دردمندانہ دعا کریں اس کے علاوہ دن بھر اپنے آپ کو کام کاج میں مصروف رکھیے۔ کیونکہ تھکاوٹ کے بعد رات کو میٹھی نیند آتی ہے اس کے باوجود بے خوابی کی شکایت ہو تو درج ذیل ہومیوپیتھک ادویات استعمال کریں۔ ان میں سے کوئی ایک دوا ادویات استعمال کریں۔

(1) PASSIFLORA Q

۳۰ سے ۶۰ قطرے نیم گرم پانی میں ڈال کر کئی مرتبہ پلائیں حتیٰ کہ نیند آجائے۔

(۲) KALI PHOS 6 ×

۲ - ۲ گولی تین چار بار روزانہ لیں۔ دماغی تکان دور کرنے کے لئے بھی مفید ہے۔

اگر نمبر ۲ دوائی سے پورا فائدہ نہ ہو تو (۳)

KALIPHOS 6 ×

NATMUR 6 ×

MAG PHOS 6 ×

ہر دوائی کی ۱-۱ گولی ملا کر تین چار بار روزانہ لیں۔

(۴) NUX-VOMICA 30

خرابی معدہ، قبض، چڑچڑے مزاج اور چائے تمباکو نوشی کرنے والے لوگوں کی بے خوابی دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ ۱-۱ خوراک صبح شام لیں۔

(5) AVENA SATIVA Q

بھی بڑی مفید ہے۔ ۱۰، ۱۵ قطرے نیم گرم پانی میں ڈال کر دن میں ۳، ۴ بار اور رات کو سوتے وقت ایک خوراک لیں۔

COFFEACRUD 200

جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہو تو ایک خوراک رات کو دے دیں۔

IGNATIA 200

صدمہ رنج اور پریشانی اور غم فکر سے نیند نہ آئے تو دیں۔

بعض اوقات بچوں کو کسی تکلیف کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ تو ایسے حالات میں مندرجہ ذیل ادویات استعمال کریں

Chamomilla 30

بچہ روتا رہے، بے چین ہو، پیٹ درد ہو گود میں اٹھانے سے چپ ہو جائے تو دیں۔

BELLADONNA 30

بچہ اگر ذرا سوئے تو یکدم ڈر کر اٹھ جائے سر گرم اور پاؤں ٹھنڈے ہونا دیگر علامات ہیں

COFFEA CRUD 200

ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو اس کی ایک خوراک سے بفضل خدا مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔

بقیہ: بیت الذکر المظفر

بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مظفر احمد صاحب نے دس ہزار ڈالر کا عطیہ دیا۔ سابقہ عمارت کے جل جانے کے باعث انشورنس کمپنی نے ۱۳ ہزار چار سو سنتالیس ڈالر دیئے۔ باقی رقم متفرق احباب و خواتین اور بچوں نے مہیا کی۔ نمازوں اور جماعتی میٹنگز اور تربیتی کلاسز کے لئے استعمال شروع ہو گیا ہے۔ محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کے نام پر اس عمارت کا نام حضور اقدس کی منظوری سے "المظفر" تجویز کیا گیا تا خدا تعالیٰ کے حضور اس مخلص اور فدائی احمدی کے لئے دعاؤں کی تحریک ہوتی رہے۔ اور جماعت کے احباب کو ان کی قربانیوں کے عوض اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ نیک اجر ملتا رہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دوروں سے ایک نئی زندگی جماعتوں کو حاصل ہو رہی ہے۔ جماعتی کاموں میں شغف اوقات۔ خواہشات اور جذبات اور اموال کی قربانی کی خاص توفیق مل رہی ہے۔ ہر پہلو سے جماعت ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے

جماعت ڈیٹرائٹ کا سالانہ بجٹ آج سے پانچ سال قبل ۱۵ ہزار ڈالر کے قریب تھا اس سال کا سالانہ بجٹ ۵۰ ہزار ڈالر پہنچ گیا ہے۔

خاکسار تین دن اس دفعہ ڈیٹرائٹ رہا۔ جماعت کے صدر صاحب نے تربیتی لحاظ سے مختلف اجلاسوں کا انتظام کیا۔ سیرۃ النبی ؐ کے جلسہ کا مزید اہتمام کیا۔ کلیولینڈ۔ ڈیٹن کے احباب و خواتین شامل ہوئے۔ متعدد احباب نے بھی شمولیت کی اور دلچسپی لی۔ سوال و جواب کی مجلس اور شام کے کھانے اور جمعہ کے بعد اجتماعی کھانوں کے اوقات میں تربیتی امور کی خصوصی تذکیر و تلقین کا سلسلہ جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے جماعت کو دینی و بنیادی برکات سے نوازے۔ خدا کرے ہمیشہ ہمیش کے لئے جماعت پورے خلوص کے ساتھ خدمت دین میں مصروف رہے۔ احمدیت کے فدائی اور امامت کے شیدائی رہیں۔

بقیہ: تعلیم انسان

اور شماریات وغیرہ وغیرہ بخوبی پڑھی اور سمجھی جا سکتی ہیں۔ اور نہ ہی میری مراد اس تناظر سے یہ ہے۔ کہ انگریزی کو زبان اول کا درجہ دے دیا جائے کیونکہ یہ عقلاً ممکن ہی نہیں ہے۔ ہاں البتہ انگریزی زبان کو ہماری تاریخی اور علمی مجبوریوں کے باعث "دوسری زبان" کا درجہ ضرور ملنا چاہیئے۔ کہ اسی میں ہماری علمی عافیت اور فکری نجات مضمر ہے۔ اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ اردو زبان میں وہ تمام تر صلاحیتیں موجود ہیں۔ کہ جو ایک بین الاقوامی علمی زبان میں ہونا ضروری ہیں۔ تو بھی ہم اپنی گذشتہ دو صد سالہ تاریخ کو بدلنے سے قاصر ہیں۔ اور محض اسی ایک مجبوری کے تحت ہمارے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ سوائے اس بات کے کہ ہم اپنے تاریخی حقائق کو بشرح صدر قبول کریں۔ اور انہی حقائق کی روشنی میں اپنی تعلیمی پالیسی وضع کریں۔ رہی اردو زبان کی ترویج و ترقی کی ضرورت۔ تو یہ تو اپنی جگہ برقرار ہے۔ اس کی اہمیت سے انکار ناممکن ہے۔ لیکن اردو زبان کو بین الاقوامی ذریعہ تعلیم کے درجے تک پہنچانے کے لئے ہمیں جن مسائل کا سامنا ہے۔ وہ ابھی تک بوجوہ حل نہیں ہو سکے۔ یا جن وسائل کی ہمیں ضرورت ہے۔ وہ ابھی تک ہمیں میسر نہیں ہیں۔ مادی وسائل سے قطع نظر ہمارے ہاں فکری تنظیمی معاشرتی۔ تہذیبی اور نظریاتی وسائل کی بھی کمی ہے۔ اس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے جس فکری اور نظریاتی غذا کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ وہ ابھی تک ہمیں میسر نہیں ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ ہماری معاشی صورت حال ہے۔ روٹی۔ کپڑے اور مکان وغیرہ جیسی ضروریات زندگی کو فکری اور نظریاتی ضروریات پر ایک تقدم زمانی حاصل ہوا کرتا ہے۔ کہ جو شخص ان بنیادی انسانی ضروریات کے جنگل سے ہی چھٹکارا حاصل نہ کر سکتا ہو وہ نظریاتی اور فکری دنیا کی شہرت کا اہل ہی نہیں ہوا کرتا۔ اور امر واقعہ یہ ہے۔ کہ تا حال ہمارا نظریہ بردار مفکر مدبر۔ سیاستدان۔ مدرس۔ منتظم تعلیم تاریخ دان۔ قانون دان۔ ادیب۔ شاعر اور سائنس دان وغیرہ وغیرہ اپنی فکری توانائی کا بیشتر حصہ ان مادی آسائشوں کے حصول کی کوششوں میں صرف کرتا نظر آتا ہے۔ کہ جن سے بالاتر ہوئے بغیر وہ مدبر۔ مفکر۔ مدرس اور منتظم وغیرہ بن ہی نہیں سکتا۔ جب تک وہ ان سطحی مگر ضروری اشیائے زندگی سے کوسوں آگے نہیں گذر پاتا۔ اس کی فکری سطح کا بلند ہونا ایک فطری تضاد کی صورت دکھتا ہے۔ گویا جو شخص ایک کلوگرام وزن اٹھانے کی اہلیت بھی نہیں رکھتا۔ وہ ایک من وزن بھلا کیسے اٹھا سکے گا۔ فکری اور نظریاتی منازل روٹی کپڑے کی منازل سے بہت آگے اور دور ہوا کرتی ہیں۔ جب تک یہ ابتدائی منازل ہی طے نہ ہو پائیں۔ اعلیٰ منازل کو صرف دور ہی سے دیکھا کیا جا سکتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ انسان کی حیوانی ضروریات کی سیڑھیاں عبور کئے بغیر اس کی علمی اور فکری سیڑھیوں پر قدم رکھنا ایک فطری تضاد کا حکم رکھتا ہے۔

ہاں اگر ہمارا مقابلہ اقوام عالم سے نہ ہو۔ ہمیں اقوام کی برادری میں نمایاں مقام حاصل کرنے کی خواہش نہ ہو۔ دنیائے سائنس سے ہمیں کوئی غرض نہ ہو۔ اقتصادیات میں برتری ہمارا مقصود نہ ہو۔ سیاست میں مہارت ہماری ضرورت نہ ہو۔ تہذیب و تمدن کا ارتقاء ہمیں منظور نہ ہو۔ علمی برتری کا جذبہ ہم میں نہ ہو۔ غرضیکہ ہم نے کسی بھی میدان میں کسی سے آگے گذرنا ہی نہ ہو۔ تو پھر ہمارا موجودہ نظام تعلیم اور ہمارا موجودہ ذریعہ تعلیم بالکل ہمارے مناسب حال ہیں۔ اور اس سے بہتر نظام تعلیم کا تصور بھی محال ہے۔ لیکن اگر صورت حال اس کے برعکس ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو ہمیں وہ ذریعہ تعلیم اختیار کرنا پڑے گا۔ اور اس زبان کو "دوسری زبان" کے طور پر اپنانا ہوگا۔ جو ہمیں پرائمری۔

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۷۲۳۴۹ ۔ AWANG و PARTAKUSUMA S/O GUMIWA PARTA KUSUMA پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت ۱۹۸۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ AWANG PARTAKUSUMA S/O GUMIWA PARTA KUSUMA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ RUHDIAT AYYUBI AHMAD S/O R. TOTO انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ RUKMANA R. BOENYAMIN S/O R SASMITAA-TMADJA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۷۲۳۵۰ ۔ MRS و ADMIRAH W/O MIHARJASAWAL پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۲۱۵ مربع میٹر مالیتی -/۹۰۰.۰۰۰ روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۷۰ گرام مالیتی -/۳۶۰.۰۰۰ روپے (۳) حق مہر -/۴۵۰.۰۰۰ روپے میزان -/۱.۷۱۵.۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ADMIRAH W/O MIHARJASAWAL انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ MIHAR JASAWAL انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ SATI S/O MIHAR JASAWAL انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۷۲۳۵۱ ۔ MRS. OOM و KOMARIAH W/O ZAENAL ABIDIN پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت 14/11/86 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/10/88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) طلائی زیورات ۵ گرام مالیتی -/۱۰۰.۰۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۵۰.۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MRS OOM KOMARIAH زوجہ زین العابدین انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱۔ OBIH CARBIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ RAIS ASYA ANSHARI انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۷۲۳۵۲ ۔ MRS و AYOH NURWIYAH W/O OBIH-CARBIN پیشہ تجارت عمر ۵۳ سال بیعت ۵۳/۶۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان مع زمین مالیتی -/۲.۰۰۰.۰۰۰ روپے (۲) طلائی زیورات ۵۰ گرام مالیتی -/۱.۰۰۰.۰۰۰ روپے (۳) حق مہر -/۵۰.۰۰۰ روپے میزان -/۳.۰۵۰.۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۵.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MRS AYOH NUR WIYAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رئیس عیسیٰ انصاری انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ SARTA بن یوسف انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۷۲۳۵۳ :۔ میں جہان سلیمان ولد SELIM پیشہ مزدوری عمر ۷۹ سال بیعت ۱۸/۳/۳۸ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) باغبانی زمین ۲۸۲۰ مربع میٹر مالیتی -/۲۲.۵۶۰.۰۰۰ روپے (۲) دوسری باغبانی زمین ۲۲۳۵ مربع میٹر مالیتی -/۶.۰۶۹.۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/۳۵.۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ جہان سلیمان صاحب ولد SELIM انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ HARUN ASWAD انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ مبارک احمد انڈونیشیا۔

بقیہ :۔ تلقین عمل

نیشنل کورنے مقصد پورا نہیں کیا تو اب مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان ہی اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنی زندگی کو کارآمد بنائیں گے اور سلسلے کے درد کو اپنا درد سمجھیں گے۔ لیکن جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں مجلس خدام الاحمدیہ میں جو بھی شامل ہو وہ یہ اقرار کرے کہ میں آئندہ یہی سمجھوں گا۔ کہ احمدیت کا ستون میں ہوں۔ اور اگر میں ذرا بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں یہ سمجھوں گا کہ احمدیت پر زد آگئی۔

بقیہ :۔ صفحہ ۶ سے آگے

ثانوی۔ ثانتی اور اعلیٰ تعلیم سبھی کے حصول میں مدد دے سکے۔ اور وہ ذریعہ تعلیم اور وہ زبان پاکستان کے حوالے سے۔ ہمارے تاریخی پس منظر کے حوالے سے۔ ہماری تاریخی مجبوری کے حوالے سے۔ اپنی بین الاقوامی حیثیت کے حوالے سے اپنی فکری اور نظریاتی اہلیتوں کے حوالے سے فی الحال صرف اور صرف انگریزی ہے۔ اردو کا مقام بالکل الگ ہے۔ وہ ہماری قومی۔ معاشرتی اور تہذیبی ضرورت ہے۔ لیکن اردو بطور ذریعہ تعلیم ہمیں ایک قریبی حد تک تو شاید لے جا سکتی ہے۔ اس سے آگے نہیں۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں کا قیام اور اعلیٰ تعلیم کا مؤثر حصول انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنائے بغیر ممکن نہیں ::

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
NASIR ناصر
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانس کے صدر کا دورۂ پاکستان

فرانس کے صدر فرانکوائس متراں جو تین روزہ دورے پر تشریف لائے تھے انہوں نے قومی اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ باوجود اس کے کہ یورپ میں اتار چڑھاؤ آرہے ہیں۔ تیسری دنیا کی مدد جاری رکھی جائے گی۔ یہ اتار چڑھاؤ کسی کی پوزیشن کو کسی بھی طرح متاثر نہیں کریں گے۔ اس وقت جو تبدیلیاں یورپ میں آرہی ہیں ان کی وجہ سے یورپ اپنے آپ کو دنیا کے دیگر ممالک سے الگ تھلگ نہیں کرے گا اور نہ ہم باقی دنیا کو فراموش کردیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں فرانس اور یورپ سے یہی پیغام لے کر آیا ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کیلئے اور تیسری دنیا کے ممالک کے لئے خوراک، تعلیم، صحت اور لیبر کی بنیادی ضروریات میں مدد جاری رکھی جائے۔ ہمیں تیسری دنیا کی مدد جاری رکھنے میں کسی قسم کی رکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔

صدر متراں کی تقریر بہت سے پہلوؤں کو اجاگر کرتی تھی اور یہ تمام کے تمام پہلو تیسری دنیا یعنی ترقی پذیر ممالک کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے تیسری دنیا کے قرضوں کا بھی ذکر کیا اور ماحولیاتی آلودگی کا بھی اور اسی طرح منشیات بھی ان کی تقریر کا ایک حصہ تھا۔ لیکن انہوں نے مابہ النزاع مسئلہ کشمیر اور افغانستان کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ البتہ افغانستان کے متعلق انسانی ہمدردی کے جس پہلو کا پاکستان نے مہاجرین کو اپنے ملک میں جگہ دے کر مظاہرہ کیا ہے، اس کا نہایت اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ آپ کے لئے عزت کا باعث ہے اور ساری دنیا کے لئے اس میں ایک اُمید کا پیغام بھی موجود ہے۔

صدر متراں فرانسیسی زبان میں بولے لیکن ہال نے ان کی تقریر کے مختلف حصوں کی دل کھول کر داد دی۔ انہوں نے پاکستان کے قیام کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے علامہ اقبال کا نام لیا۔ چوہدری رحمت الہٰی کا ذکر کیا اور محمد علی جناح کو بھی خراجِ تحسین پیش کیا۔ قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ انہوں نے محترمہ فاطمہ جناح کا بھی ذکر کیا۔

انہوں نے کہا کہ تیسری دنیا کے لئے سب سے زیادہ مشکل مسئلہ قرضوں کا ہے۔ چنانچہ فرانس اس سلسلے میں خصوصی رنگ میں مدد کرنے کی خواہش رکھتا ہے اسی لئے ۳۵ ممالک کے قرضے معاف کر دیئے گئے ہیں۔ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر متراں کی واضح امداد کے ذکر پر ان کی تعریف کی اور پاکستان کے دورے کا پروگرام بنانے کی وجہ سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ محترمہ موصوفہ نے اس امید کا اظہار کیا کہ فرانس ہمیشہ ان لوگوں کی مدد کرتا رہے گا جو راستی پر قدم ماریں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ہیڈ آف دی ہاؤس کے طور پر کہا کہ پاکستان نے نہایت دلیری کے ساتھ جمہوریت واپس لانے کے لئے مساعی کی ہے۔

اس سلسلے میں پاکستانیوں کو مختلف قسم کی قربانیاں دینی پڑی ہیں۔ انہوں نے فرانسیسی انقلاب کو مشعل بردار کہا اور اس کے ذریعے انسانی حقوق اور آزادیٔ ضمیر کے استحکام کی داد دی۔ محترمہ وزیراعظم نے کہا کہ ہمارا مذہب اور ہمارا تمدن ان اصولوں کی پیروی کی ہمیں تلقین کرتا ہے۔ فرانس اور یورپ کی روایات ظلم کے خلاف نبرد آزما ہوجانے کی ہے۔ اور دنیا میں ان باتوں کی بہت تقلید کی گئی ہے۔ صدر متراں کے متعلق محترمہ موصوفہ نے کہا کہ ان کی شخصیت بہت اہم صفات کی حامل ہے۔ ترقی پذیر ممالک سے وزیراعظم صاحبہ نے اپیل کی کہ انہیں چاہیئے کہ وہ تیسری دنیا اور ترقی یافتہ ممالک کے درمیان ایک پُل تعمیر کریں۔ اگرچہ بعض اوقات علاقائی حدود بھی اہمیت رکھتی ہیں لیکن کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ساری دنیا کے ساتھ تعلقات استوار کئے جائیں۔

متحدہ حزب مخالف کے لیڈر مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے صدر متراں کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ یورپ کا امن اور خوشحالی کا جزیرہ اس وقت تک قائم رہ سکتا ہے جب وہ غیر ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ممالک کو بھی ساتھ لے کر چلے۔ جتوئی صاحب نے کشمیر کے مسئلے کا بھی ذکر کیا اور صدر متراں سے اس سلسلے میں اپیل کی کہ وہ اس مسئلے کو حل کروانے کی کوشش کریں۔ متحدہ محاذ نے حکومت پر جرح کرتے ہوئے کہا کہ صدر متراں کی تقریر کے لئے سینٹ اور قومی اسمبلی کا ایک متحدہ اجلاس ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ حکومت نے صدر متراں کی تقریر کا انتظام صرف قومی اسمبلی میں کیا۔ اس لئے سینٹ کے ممبروں نے اس اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا۔

خبریں

مُلکی خبریں

○ کارڈن میں سکواش کے عالمی چیمپئن جان شیر خان ویلش کلاسک ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں آسٹریلیا کے کرس رابرٹسن سے شکست کھا گئے۔ رابرٹسن نے یہ میچ ۸-۱۵، ۱۳-۱۵، ۱۵-۱۱، ۱۵-۱۶ اور ۱۷-۱۵ سے جیتا۔ دوسرے سیمی فائنل میں جہانگیر خان نے ہموطن میر زمان گل کو ۵-۱۵، ۱۳-۱۵، ۱۵-۱۳ اور ۸-۱۵ سے ہرادیا۔

○ سڈنی میں پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان ورلڈ سیریز کپ کرکٹ کے بیسٹ آف تھری فائنل کے دوسرے میچ میں آسٹریلیا نے مقررہ پچاس اوورز میں ۲۵۵ رنز بنائے اور اس کے چھ کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔

غیر مُلکی خبریں

○ فرانس کے صدر فرانکوائس متراں نے کہا ہے کہ پاکستان کو ایٹمی بجلی گھر کی فراہمی کا فیصلہ بالکل درست ہے اور یہ کسی کیلئے پریشانی کا باعث نہیں بننا چاہیئے۔ بھارت نے اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور امریکہ نے کہا ہے کہ وہ اس منصوبے کی تفصیلات پر کڑی نظر رکھے گا کیونکہ امریکہ کو خدشہ ہے کہ برصغیر میں طاقت کا توازن بگڑ سکتا ہے کیونکہ پاکستان فرانس کے مہیا کردہ ایٹمی پلانٹ کو ایٹمی ہتھیار بنانے کیلئے استعمال کر سکتا ہے۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ نیٹو اور معاہدہ وارسا کے درمیان فوجوں اور روائتی ہتھیاروں میں کمی کے سمجھوتے کی صورت میں امریکہ یورپ سے مختصر فاصلے کے ایٹمی ہتھیار ہٹانے کے لئے بات چیت پر غور کرے گا۔

○ مغربی جرمنی کے چانسلر مسٹر ہلمٹ کول ۲۴ فروری سے کیمپ ڈیوڈ میں صدر جارج بش کے ساتھ مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد کے سلسلے میں آئندہ لائحہ عمل پر بات چیت کر رہے ہیں

قدیمی، اوّلین، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں: کراچی: فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور: ۱-D-۲ گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان: فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے
حبِ اٹھراء کو متعارف کرانے والا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۶۱
• قلعہ کالروالہ • ملتان • کراچی

پتہ